روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 20 جنوری 2014ء 18 ربیع الاول 1435 ہجری 20 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 16

دل بدلنے کی دعا

ان دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خُدا
تُو تو ربُّ العالمیں ہے اور سب کا شہریار

تیرے آگے محو یا اِثبات ناممکن نہیں
جوڑنا یا توڑنا یہ کام تیرے اِختیار

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قومی مصروفیات سے فارغ ہوکر گھر تشریف لاتے اور جو کھانا میسر ہوتا تناول فرماتے۔کھانا کھانے سے پہلے بھی آپؐ ہاتھ دھوتے تھے اور کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوکر کُلی کرتے تھے اور پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد بغیر کلی کے نماز پڑھنا ناپسند فرماتے تھے۔اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتے یا بِسۡمِ اللہِ عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہ کہہ کر آغاز فرماتے یعنی اللہ کے نام سے اور اس کی برکت کے ساتھ ہم شروع کرتے ہیں۔کھانے کے بعد اللہ کی حمد اور شکر بجالاتے ہوئے یہ دعا کرتے:

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَطعَمَنَا ...... (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

ہمارے نبیؐ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا،کھانا پسند آتا تو تناول فرما لیتے اور ناگوار ہوتا تو ترک کر دیتے۔کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے۔ہجرت مدینہ کے ابتدائی زمانہ میں تو لمبے عرصہ تک دودھ اور کھجور ہی کھانا رہا اور کئی دنوں تک گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا۔بعض دفعہ گھر آکر کھانا طلب کیا اور میسر نہیں آیا تو روزہ ہی رکھ لیا۔جو ملی گندم کے اَن چھنے آٹے کی روٹی استعمال فرماتے تھے۔دستی کا گوشت پسند تھا۔سبزیوں میں کدو شوق سے تناول فرماتے۔سرکہ کے ساتھ روٹی کھا کر بھی خدا کا شکر کیا اور فرمایا سرکہ بھی کتنا اچھا سالن ہوتا ہے۔عام مسلمانوں کی دعوت بلاتفریق قبول فرماتے۔

آنحضورؐ نے اللہ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے لئے اپنے اوقات اور معمولات میں ایک شاندار توازن اور اعتدال قائم کر رکھا تھا۔آپؐ نے دن کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ایک حصہ عبادت الٰہی کے لئے،ایک حصہ اہل خانہ کے لئے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے،پھر اس میں سے بھی بڑا حصہ قومی خدمت کے کاموں ہی میں صرف ہوتا تھا۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ للقاضی عیاض جلد 1صفحہ 136)

جب آپؐ گھر میں موجود ہوتے تو عام آدمی کی طرح گھریلو کاموں میں حصہ لیتے۔اپنے کپڑے کو پیوند خود لگا لیتے۔ضرورت پڑنے پر جوتا بھی خود ٹانک لیتے،کمرے میں جھاڑو بھی دے لیتے،حسب ضرورت جانوروں کو باندھ دیتے اور چارہ بھی ڈال دیتے،جانوروں کا دودھ دوہ لیا کرتے،اپنا خادم کام سے تھک جاتا تو اس کی بھی مدد فرماتے۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 121)

بیت المال کے جانوروں کو نشان لگانے کی خاطر خود داغ دیتے،ہمسایوں کے حقوق ادا کرتے،ان کا خاص خیال رکھتے،انہیں تحفے تحائف بھجوایا کرتے تھے۔انہیں ان کی بکریوں وغیرہ کا دودھ تک دوہ کر دیتے۔

نماز ظہر کے بعد کچھ دیر قیلولہ کرتے اور فرماتے کہ قیلولہ کے ذریعہ رات کی عبادت کے لئے مدد حاصل کیا کرو۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 11 صفحہ 245)

مکرم ارسلان سرور صاحب
راولپنڈی راہ مولیٰ میں
قربان ہوگئے

احباب جماعت کو بہت افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ مکرم ارسلان سرور صاحب ابن مکرم رانا سرور احمد صاحب راولپنڈی مورخہ 14 جنوری 2014ء کو راولپنڈی میں بعمر 17 سال راہ مولیٰ میں قربان کر دیئے گئے۔مکرم ارسلان سرور صاحب مؤرخہ 13 اور 14 جنوری کی درمیانی رات 1:00 بجے اپنے محلّہ کے غیراز جماعت دوستوں کے ہمراہ گلی میں 12 ربیع الاول کے حوالہ سے لائٹنگ اور دیگر تیاریاں وغیرہ کر رہے تھے کہ ایک گاڑی گلی کے آخر پر آکر رُکی۔اور اس کے کچھ دیر بعد ایک موٹر سائیکل سوار بھی ان کے قریب آکر رُکا۔یہاں کھڑے ہونے سے قبل ان میں سے دو افراد قریب ہی واقع گندگی کے ڈھیر سے ایک سفید رنگ کے شاپر میں کچھ لے کر بھی آئے جو کہ پہلے ہی وہاں پر رکھا ہوا تھا۔اسی دوران گلی میں موجود دو غیراز جماعت لڑکوں اور ارسلان سرور نے ان کو دیکھا اور مشکوک خیال کیا اور آپس میں مشورہ کیا کہ بڑوں کو بھی جگاتے ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے شور مچایا جس پر گاڑی میں سے ایک آدمی نکلا اور اُس نے پہلے دو تین ہوائی فائر کیے جس پر یہ لڑکے شور مچاتے ہوئے گلی کی دوسری طرف بھاگے جس پر وہ شخص پیچھے آیا اور ان پر تین چار فائر کئے۔ارسلان سرور بھاگتے ہوئے دونوں لڑکوں کے درمیان میں تھا۔گلی میں موجود فائرنگ کے نشانات سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں غیراز جماعت لڑکوں پر بھی فائر ہوئے ہیں جو کہ دائیں طرف دیوار میں اور بائیں طرف ایک گھر کے گیٹ پر لگے جبکہ ارسلان سرور نے بھاگتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا عین اُسی وقت اس کے سر پر گولی لگی۔جس کی وجہ سے یہ وہیں گر گیا اور ساتھ دونوں لڑکے بھی گلی میں موجود گاڑیوں کے پیچھے

(باقی صفحہ 8 پر)

گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

دیکھو! یادرکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جوزبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔یہی تمہارے لیے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لیے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان اُن سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔مگر خوف ہی ایک ایسی شئے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے مثلاً بلی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے۔جب اُسے معلوم ہو کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی،تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔اس کی وجہ صرف خوف ہے۔پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے،اُسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیے۔یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے،تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا حتیٰ کہ اگر حکام بھی حکم دیویں تو بھی ترساں اور لرزاں جائے گا اور دل پر یہ ڈر غالب ہوگا کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کرے گا کہ مفوضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔اس کے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔

ع

ہر کہ عارف تراست ترساں تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔معرفت ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔جیسے پسو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک اُن سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادرِ مطلق اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے،اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے۔اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ معرفت نہیں۔

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں،لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔اس لیے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔گناہ سے بچنے کے لیے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو۔اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو۔ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔نماز کے معنی ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الُوہیت پر گر پڑے۔جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفسِ امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے۔اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے اور جس نے اُسے پیدا کیا۔اُسی کے پاس اُس کا علاج ہے۔

کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ میں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (النجم:33) کہ تم اپنے آپ کو مُزَکّی مت کہو۔وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے متقی کون ہے۔جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔اور جیسے ماں بچے کو گود میں پرورش کرتی ہے اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے اور یہی حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کا نور اس کے دل پر گر کر کل دنیاوی اثروں کو جلا دیتا ہے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم 95)

مُہرِ وسیلہ

حبیبؐ کبریا کے نام پر اک رات ہو جائے
محمدؐ مصطفیٰ کی شان میں اک نعت ہو جائے

مبارک آؤ اِمشب ہم بھی ایسے رَت جگا کر لیں
کسی لمحے خدائے آسماں سے بات ہو جائے

درود و ذکر محبوبِ خدا کچھ اس طرح سے ہو
کہ دن پھر عید کا دن، شب، شب بارات ہو جائے

چڑھے سورج نیا حسنِ عمل کا اپنی دنیا میں
کہ ہر اک فکرِ شیطانی کو جس سے مات ہو جائے

مری شاخِ تمنا پر بہاروں پہ بہار آئے
جو نورِ مصطفائی کی اگر برسات ہو جائے

مری نسلوں میں دنیا کا بنے انمول ورثہ جو
عنائت حوضِ کوثر سے کوئی سوغات ہو جائے

کوئی نظرِ عنایت ہو مری ناچیز ہستی پر!
معزز دو جہانوں میں مری اوقات ہو جائے

مری عرضی تبھی مقبول ہو گی اے مرے آقا!
ترے مہرِ وسیلہ سے اگر اثبات ہو جائے

ظفرؔ ایسے گدا سے شاہ بھی پھر فیض پاتے ہیں
عطا جس کو درِ احمدؐ سے کچھ خیرات ہو جائے

مبارک احمد ظفرؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے پانچ اوقات

’’نماز ایک ذریعہ انعامات کا ہے یہ رستہ خدا کی ملاقات کا ہے‘‘

ارشادِ باری تعالیٰ

تو سورج کے ڈھلنے (کے وقت) سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے (کے وقت) تک (مختلف گھڑیوں میں) نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت (قرآن) کے پڑھنے کو بھی (لازم سمجھ) صبح کے وقت (قرآن) کا پڑھنا یقیناً (اللہ کے حضور میں ایک) مقبول عمل ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 79)

پنجوقتہ نمازوں کے اوقات

پانچ وقتہ نمازوں کے اوقات قرآن کریم سے ثابت ہیں۔ مندرجہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

اس آیت میں پانچوں نمازوں کے اوقات بتائے گئے ہیں۔ **دلوک** کے تین معنی ہیں۔ اور ہر ایک معنی کے رو سے ایک ایک نماز کا وقت ظاہر کر دیا گیا۔

1۔ **امالت وزالت عن کبد السماء** یعنی زوال کو **دلوک** کہتے ہیں۔ اس میں ظہر کی نماز آ گئی۔

2۔ **صفرت** جب سورج زرد پڑ جائے تو اس کو بھی **دلوک** کہتے ہیں۔ اس میں نماز عصر کا وقت بتا دیا گیا۔

3۔ تیسرے معنی **غربت** یعنی غروب شمس کے ہیں۔ اس میں نماز مغرب کا وقت بتایا گیا ہے۔

4۔ **غسق اللیل** کے معنی **ظلمۃ اول اللیل** کے ہیں۔ یعنی رات کے ابتدائی حصہ کی تاریکی۔ اس میں نماز عشاء کا وقت مقرر کر دیا گیا۔

5۔ **قرآن الفجر** کہہ کر صبح کی نماز کا ارشاد فرمایا۔ اس کے سوا کوئی اور تلاوت صبح کے وقت فرض نہیں ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 373)

حضرت جبرائیلؑ نے نمازوں کے اوقات بتائے

پنجوقتہ نمازوں کے اوقات کے تعین حضرت جبرائیلؑ نے بتایا اس کے مطابق آپ ﷺ نمازیں پڑھتے اور پڑھاتے رہے۔ حدیث پاک میں بیان ہوا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جبریل نے مجھے بیت اللہ کے پاس دو دفعہ نمازیں پڑھائیں۔ پہلی دفعہ پانچوں نمازیں اول وقت میں اور دوسری دفعہ پانچوں نمازیں آخر وقت میں پڑھائیں اور پھر کہا نماز کا وقت ان دو اوقات کے درمیان میں ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب فی مواقیت الصلوٰۃ حدیث نمبر 138)

پاک بازی اور طہارت وقت کی پابندیاں
قدر دانوں کو سبق ایسے بتاتی ہے نماز
حشر کے دن سب سے پہلے آئے گی میزان پر
دیکھنا پھر کس طرح سے بخشواتی ہے نماز

اہل عرب کی پانچ بار شراب کی مجالس

ان مجالس کے باقاعدہ نام تھے ان مجالس
کے اوقات میں پانچ نمازیں فرض کر دی گئیں

سرزمین عرب کو یہ ہمیشہ اعزاز حاصل رہے گا کہ حضرت خیر الرسل خیر الانام خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ اس زمین پر جلوہ افروز ہوئے اور خاتم الکتب وخاتم الشریعت جیسی ابدی نعمت آپؐ پر نازل ہوئی اس مقدس کتاب میں توحید باری تعالیٰ اور نماز کے بارے میں کثرت سے احکامات ارشاد ہوئے ہیں طلوع اسلام کے وقت اہل عرب دن رات میں پانچ بار انفرادی و اجتماعی مجالس میں شراب پیا کرتے تھے۔ باقاعدہ پانچ اوقات کی شراب کے الگ الگ نام مشہور تھے جن کے نام یہ ہیں۔

☆ جاشریہ

یہ وہ شراب تھی جو نہار منہ نوش کی جاتی اور اس کے لئے ضروری تھا کہ صبح کے وقت طلوع آفتاب سے قبل پی لی جائے۔

☆ صبوح

یہ وہ شراب تھی جسے صبح دم یعنی سورج نکلنے کے بعد نوش کیا کرتے تھے۔

☆ غبوق

یہ شراب ظہر سے عصر وقت تک کی تھی اور ان اوقات میں خوب مجالس سجاتے اہتمام کرتے اور خوب پیتے۔

☆ قیل

اس شراب کو دوپہر کے وقت مخصوص کیا ہوا تھا۔

☆ فحم

یہ رات کے وقت کی شراب تھی شام ہونے پر اس کا آغاز ہو جاتا اور رات گئے تک اس کا شوق کرتے رہتے۔

توحید الٰہی اور محبت رسول کی مجالس کا قیام

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر رحم فرمایا اور پانچ نمازیں فرض فرمائیں اور دن رات کے پانچ وقت عبادت کے لئے مقرر کر دئے خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت امام الانبیا محمد مصطفےٰ ﷺ کی قوت قدسیہ کے طفیل شراب کی مجالس ختم ہو کر نماز کی پنجگانہ مجالس لگ گئیں اور ان مجالس میں چھوٹے بڑے سب شریک ہو گئے۔

جاشریہ، صبوح، غبوق، قیل، فحم کی مجالس ختم ہو گئیں اور فجر، ظہر، عصر، مغرب وعشاء کی مجالس آباد ہو گئیں۔ شراب کی مستیاں ختم ہو کر عبادت الٰہی کا خمار غالب آ گیا۔ خدا تعالیٰ کی توحید اور محبت رسول ﷺ میں مستانہ و دیوانہ ہو گئے۔ دنیاوی لذات کو خیر باد کہہ کر لذات روحانیہ کے دلدادہ ہو گئے۔

یہ مغرب عشاء فجر ظہر و عصر
یہ نہریں بہشتوں کی ہیں سر بسر

یہ پاک وجود ان بہشتی نہروں میں دن رات میں پانچ بار غوطہ زن ہوتے اپنے روحانی قویٰ و اجسام کو پاک صاف اور شفاف بناتے اور اپنے دنیوی کاموں سے الگ ہو کر اپنی سب مصروفیات کو ترک کر کے باوضو ہو کر شراب طہور کے جام کے جام پی جاتے ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا بے چینی سے انتظار کرتے رہتے اور یہی سلسلہ صلحاءِ امت میں چلتا چلا آ رہا ہے۔ جس کی روشن مثالیں کل عالم میں روزانہ نمازوں کے اوقات میں بیوت الذکر میں ملتی ہیں اور انشاء اللہ یہ شراب طہور قیامت تک تقسیم ہوتی رہے گی اور اس شراب کے رسیا جام پیتے رہیں گے۔

پانچ وقتہ شراب کی جگہ پانچ نمازیں مقرر

حضرت اقدس مسیح موعود اہل عرب کے ان پانچ وقتہ شراب نوشی اور ان اوقات کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

’’(دین حق) نے ظہور فرما کر یہ تبدیلی کی جو ان پانچ وقتوں کی شرابوں کی جگہ پانچ نمازیں مقرر کر دیں اور ہر یک بدی کی جگہ نیکی رکھ دی اور مخلوق پرستی کی جگہ خدا تعالیٰ کا نام سکھا دیا۔‘‘

(نور القرآن۔ روحانی خزائن جلد 9، ص 352)

اہل عرب مئے کے متوالے تھے۔ خم پر خم اور مٹکے پر مٹکا ہضم کر جاتے تھے، ہمارے آقا و مولیٰ خاتم الانبیاء حضرت اقدس محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے ان میں ایسی پاک تبدیلی کی کہ لمحوں میں انہیں زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچا دیا۔ وہ مے کو بھول گئے اور خدا تعالیٰ سے لو لگالی اور عبادت کو اپنا سب کچھ بنا لیا۔ آپؐ کی اس عظیم الشان پاک تبدیلی کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود اپنے عربی کلام میں بیان فرماتے ہیں۔

کم شارب بالرشف دنا طافحا
فجعلتہ فی الدین کا لنشوان
ترکو االغبوق وبدلو امن ذوقہ
ذوق الدعا، بلیلۃ الاحزان

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5، ص 592)

بہت تھے جو خم کے خم پی جاتے تھے اے محمدؐ آپ نے ان کو دین کا متوالا بنا دیا۔ انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کے ذوق کی جگہ غم کی راتوں میں دعا کی لذات اختیار کر لی۔

پانچ نمازیں روحانی حالتوں کی عکسی تصویر

پانچ نمازیں دراصل پانچ بار خدا تعالیٰ سے ملاقات کا ذریعہ ہیں اور پانچ بار خدا تعالیٰ کے دربار عالیہ میں پیش ہونے کا نام نماز ہے اور یہ روحانی حالتوں کی عکسی تصویر ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ یہ جو پانچ وقت نماز کے لئے مقرر ہیں یہ کوئی تحکم اور جبر کے طور پر نہیں، بلکہ اگر غور کرو تو یہ دراصل روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **اقم الصلوٰۃ**...... (بنی اسرائیل: 79) یعنی قائم کرو نماز کو **دلوک الشمس** سے۔ اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قیام صلوٰۃ کو دلوک شمس سے لیا ہے۔ دلوک کے معنوں میں گو اختلاف ہے، لیکن دوپہر کے ڈھلنے کے وقت کا نام دلوک ہے۔ اب دلوک سے لے کر پانچ نمازیں رکھ دیں۔ اس میں حکمت اور سر کیا ہے؟ قانون قدرت دکھاتا ہے کہ روحانی تذلل اور انکسار کے مراتب بھی دلوک ہی سے شروع ہوتے ہیں اور پانچ ہی حالتیں آتی ہیں۔ پس یہ طبعی نماز بھی اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب حزن اور ہم و غم کے آثار شروع ہوتے ہیں۔ اس وقت جبکہ انسان پر کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے تو کس قدر تذلل اور انکساری کرتا ہے۔ اب اس وقت اگر زلزلہ آوے، تو تم سمجھ سکتے ہو کہ طبیعت میں کیسی رقت اور انکساری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر سوچو کہ اگر مثلاً کسی شخص پر نالش ہو تو سمن یا وارنٹ آنے پر اس کو معلوم ہوگا کہ فلاں

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمد شفیع خان صاحب

سچی خدمت دل فتح کر لیتی ہے

مامور من اللہ کی صداقت کا ایک قوی ثبوت اور نشان یہ بھی ہے کہ اس کے پیروکاروں میں خاص تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جس کی تائید و تعریف غیر بھی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہاں دو واقعات بیان کرتا ہوں جس میں سے ایک واقعہ کا تو میں خود گواہ ہوں اور دوسرا واقعہ مجھے کسی دوست نے سنایا ہے یہ ایمان افروز واقعات احباب جماعت کے ایمان میں تازگی کا موجب ہوں گے۔

پہلا واقعہ

چند برس قبل کا ذکر ہے جب یوٹیلیٹی بل صرف شیڈیول بینکوں میں جمع ہوا کرتے تھے۔ راقم الحروف اپنا بجلی کا بل جمع کروانے بنک کی قطار میں اپنی باری کے انتظار میں کھڑا تھا مجھ سے اگلا قطار میں کھڑا شخص مجھ سے مخاطب ہو کر پوچھنے لگا آپ کہاں رہتے ہیں میں نے اسے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے میں فلاں جگہ رہتا ہوں اور میرا نام یہ ہے۔ وہ شخص جماعت احمدیہ کا نام سن کر چونک گیا پھر اس نے مجھے اپنا واقعہ سنایا۔

کہنے لگا میرا تعلق جماعت احمدیہ سے نہیں بلکہ میں تو کچھ عرصہ قبل تک جماعت احمدیہ کے سخت خلاف تھا نام بھی سننا نہیں چاہتا تھا لیکن جب سے میری بہن نے ایسے وقت میں جب اس بھری دنیا میں کسی نے ہمارا ساتھ نہیں دیا ہماری شب و روز خدمت کی اب میرے خیالات جماعت احمدیہ کے بارے میں نہایت اچھے ہیں۔ میں دل سے اس جماعت کے افراد کی قدر کرتا ہوں مجھے ان سے مل کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ جب راقم الحروف نے اس شخص سے اپنے رویے میں جماعت احمدیہ کے بارے میں تبدیل کرنے کی وجہ دریافت کی تو اس شخص نے بتایا کہ میری بیوی 6 ماہ قبل فوت ہوگئی تھی میرے تین چھوٹے بچے ہیں جن میں سے میرا ایک بیٹا دوسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ فوتیدگی پر میرے دو بھائی مع بچوں کے افسوس کرنے آتے رہے اور اسی روز دوپہر کو واپس چلے جاتے اسی شہر میں میری ایک بہن بھی بیاہی ہوئی ہے وہ بھی فوتیدگی پر چند روز تک صبح آتی اور کچھ دیر بعد واپس اپنے گھر چلی جاتی میری ایک دوسری چھوٹی بہن ہے جس کی ہم نے 5 برس قبل شادی کر دی تھی اس کا خاوند شادی کے ایک برس بعد احمدی ہو گیا۔ ہم سب نے اسے بلایا اور بٹھا کر سمجھایا کہ تم اپنے خاوند کو چھوڑ دو میرے بوڑھے ماں اور باپ نے بھی اسے سمجھایا لیکن وہ نہ مانی ہم سب اہل خانہ نے اس سے تعلق توڑ لیا اور اسے کہا جب تک تم خاوند کو نہیں چھوڑتی ہمارے گھر نہیں آنا نہ کسی سے ملنے کی کوشش کرنا۔ گزشتہ چار برسوں میں وہ خوشی کے مواقع پر کئی بار آئی لیکن ہم نے اس کے لئے اپنے دروازے کبھی نہیں کھولے وہ ہمیشہ بغیر کسی سے ملے لوٹ جاتی تھی۔

میری بیوی کی وفات پر وہ تعزیت کے لئے آئی۔ ماں نے کہا تعزیت کے لئے آنے والوں کو نہیں روکنا چاہئے۔ وہ سارا دن تعزیت کے لئے آنے والے مہمانوں کی خدمت پر کمر بستہ رہی اور رات گئے وہ اپنے خاوند کے ساتھ چلی گئی جو اسے لینے آیا تھا۔ اگلی صبح وہ پھر آ گئی اور رات تک گھر کے کام کاج مہمانوں کی خاطر خدمت پر کمر بستہ رہی۔ وہ اپنے دو بچے ان کی دادی کے پاس چھوڑ آتی اور ہمارے گھر میں دن بھر رہتی میرے بچوں کو سنبھالتی سکول جانے والے بچے کو تیار کر کے سکول روانہ کرتی اور گھر کا کھانا و دیگر گھریلو کام کو دن بھر سرانجام دیتی وہ کسی سے بات نہ کرتی اور نہ ہی گھر کا کوئی فرد اس سے خوش خلقی سے پیش آتا وہ ہماری بہن چہلم تک صبح سے شام تک سب گھر والوں کی خدمت پر کمر بستہ رہی۔ آخری روز وہ ماں کے پاس گئی اس نے ماں سے کہا۔ ماں اگر کوئی غلطی مجھ سے ہوئی ہے تو مجھے معاف کر دینا۔ ماں نے اسے گلے لگا کر پیار کیا اور کہا بیٹی اس مصیبت کی گھڑی میں نہ تمہارے بھائیوں کی بیویوں کو ہمارا خیال آیا نہ تمہاری دوسری بہن کو جو اسی شہر میں رہتی ہے کو ہماری خدمت اور مدد کا خیال آیا ایک تم ہو کہ اپنے بچوں اور خاوند کو چھوڑ کر دن رات ہماری خدمت پر کمر بستہ رہی ہو۔ اللہ تمہیں خوش رکھے۔ بہن نے ماں سے کہا ماں مجھے آپ کی خدمت پر مامور کرنے والے میرے خاوند ہیں جنہوں نے کہا اللہ کا حکم ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرو تم ہماری فکر نہ کرو۔ تم جا کر اپنے ماں باپ بہن بھائیوں کی خدمت کا حق ادا کرو۔ یہ سب میں نے اپنے خاوند کی اجازت اور حکم سے کیا ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ کے پاس میرے خاوند ہی بھیجا کرتے تھے وہ کہا کرتے تھے چاہے تمہارے ماں باپ تمہیں برا بھلا کہیں یا دھتکار دیں تم نے پھر بھی ضرور ان کی خبرگیری کے لئے جانا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ماں باپ کا اولاد پر اتنا حق ہے کہ اگر وہ اس کا گوشت بھی کھانے کو مانگیں تو ان پر حلال ہے یہ کہتے ہوئے وہ رونے لگی پھر والد نے بھی اسے پیار دیا اور میں نے بھی اسے معاف کر دیا۔ اب میں احمدیوں کو نہایت اچھا سمجھتا ہوں۔

دوسرا واقعہ

ایک غیر از جماعت نے بتایا کہ ہم نے اپنے مکان کی بالائی منزل کرایہ پر کسی پراپرٹی ڈیلر کے توسط سے دی تھی۔ ابھی ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ ایک شام بالائی منزل سے ہمیں کسی کی تقریر کی آواز سنائی دی جو وہ ڈش پر سن رہے تھے جب ہم نے غور کیا تو یہ خلیفہ جماعت احمدیہ کا خطاب تھا۔ مالک مکان کہتے ہیں کہ میں نے اسی وقت کرایہ دار کو بلایا اور اسے کہا کہ تم کو بتانا چاہئے تھا کہ تم قادیانی ہو اگر تم پہلے بتا دیتے تو ہم کبھی بھی آپ کو مکان کرایہ پر نہ دیتے۔ چاہے ہمارا مکان سال بھر خالی پڑا رہتا۔ اب تم اسے فوری خالی کر دو ہم کسی قادیانی گھرانے کو مکان کرایہ پر دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس پر کرایہ دار نے کہا آپ ہمیں صرف 15 یوم کا وقت دیں تا کہ ہم کرایہ کا کوئی مکان تلاش کر سکیں۔ میرے بوڑھے ماں باپ اور دو چھوٹے بچے اور بیوی ہے ایسے میں فوری ہم کہاں جائیں۔ مالک مکان کہتے ہیں اس پر میں نے انہیں کہا ٹھیک ہے میں کل عمرہ کی ادائیگی کے لئے جا رہا ہوں 15 روز بعد میری واپسی ہوگی میرے آنے تک مکان بہرصورت خالی ہونا چاہئے۔

مالک مکان کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کو چند روز قبل اطلاع دی تھی کہ وہ میری غیر حاضری میں آ کر میرے چھوٹے بچوں اور بیوی کے پاس 15 دن میری واپسی تک رہے وہ کسی دوسرے شہر میں بیاہی ہوئی ہے اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آ کر رہے گی۔ مالک مکان کہتے ہیں جس روز میں نے عمرہ پر روانہ ہونا تھا اس وقت تک میری بہن نہیں پہنچی تھی میں نے اپنی بیوی سے کہا میری بہن آج نہیں تو کل تک ضروری آ جائے گی تم گھبرانا نہیں ہاں میری تم کو تاکید ہے کہ کرایہ دار کی عورت سے یا ان کے گھر کے کسی فرد سے بالکل تعلق نہ رکھنا۔

مالک مکان کہتے ہیں میری بہن اپنے خاوند کی اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے نہ آ سکی میری بیوی دو روز تک بہن کی منتظر رہی۔ کرایہ دار کے بزرگ والد روزانہ صبح دستک دیتے اور کہتے بیٹی میں بازار سودا لینے جا رہا ہوں اگر تم نے کچھ منگوانا ہے تو بتا دو تا کہ میں لیتا آؤں۔ بیوی نے گھر کے اندر سے جواب دیا بابا جی ہم نے کچھ نہیں منگوانا۔

جب دو دن گزر گئے اور بہن نہیں آئی تو تیسرے دن بابا جی نے جب روزانہ کی طرح آواز دی تو میری بیوی نے ہاتھ کی لکھی چٹ بابا جی کو دی کہ یہ اشیاء لا دیں بابا جی نے پیسے لینے سے انکار کیا اور میری بیوی سے کہا بیٹی جتنے پیسے خرچ ہوں گے اس کا حساب میری بہو تمہیں دے کر پیسے تم سے لے لے گی۔ بابا جی بازار سے سامان لے آئے اور اپنی بہو کو میری بیوی کے پاس سامان دے کر بھیجا اور کہا پیسے ہم جب آپ کا شوہر آئے گا ان سے لے لیں گے۔ آپ حسب ضرورت روزانہ اشیاء منگوا لیا کریں لیکن میری بیوی نے ہر بار سامان کی نقد ادائیگی کر دی۔ کرایہ دار کی والدہ میری بیوی کے پاس آئی اس نے کہا بیٹی تم اکیلی ہو دو چھوٹے بچوں کا تمہارا ساتھ ہے۔ اگر تمہیں ہماری مدد کی ضرورت ہو تو ہم حاضر ہیں۔ میری بیوی نے کہا۔ رات کو اکیلے میں مجھے ڈر لگتا ہے نیند نہیں آتی۔ کرایہ دار کی والدہ نے کہا بیٹی رات کو میں تمہارے پاس آ کر لیٹ جایا کروں گی تم بالکل فکر نہ کرو۔ جب تک تمہارا خاوند واپس نہ آ جائے میں رات کو تمہارے پاس رہوں گی۔ پھر ایک روز میری بیوی کی طبیعت خراب ہوگئی۔ کرایہ دار کی بیوی اپنے معصوم بچے دادی کے پاس چھوڑ کر رات بھر میری بیوی کے سرہانے بیٹھی رہی۔ اس کا سر دباتی رہی اور اسے تسلی دیتی رہی۔ صبح کو کرایہ دار کی بیوی اپنے گھر سے ناشتہ بنا کر لائی اور میری بیوی بچوں کو ناشتہ کرایا۔

خدا کا شکر ہے کہ بخیر و خوبی اللہ کے فضل سے 15 یوم گزر گئے۔ میں 15 روز بعد عمرہ کی ادائیگی کے بعد رات کو گھر پہنچا۔ میری بیوی نے تمام صورتحال سے مجھے آگاہ کیا مجھے زندگی میں پہلی بار احساس ہوا کہ احمدی اچھے لوگ ہیں۔ صبح کو کرایہ دار میرے پاس آیا اس کے ہاتھ میں میرے مکان کی بالائی منزل کی چابیاں تھیں کہنے لگا میں نے 15 یوم میں آپ کا مکان خالی کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ آج 15 یوم ہو گئے ہیں ہم نے اپنا سامان باندھ لیا ہے میں سامان لے جانے کے لئے کوئی گاڑی لے کر ابھی آ رہا ہوں آپ اپنے مکان کا قبضہ لے لیں۔

مالک مکان کہتے ہیں میں نے کرایہ دار سے کہا۔ آپ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں ہم معذرت خواہ ہیں کہ میں نے آپ لوگوں کو غلط سمجھا۔ اس پر کرایہ دار نے کہا ہم نے اب دوسرا مکان کرایہ پر لے لیا ہے اس کا ایڈوانس بھی دے دیا ہے اس لئے اب ہم یہاں نہیں رک سکتے۔ کرایہ دار نے مزید بتایا کہ آپ کے کہنے پر ہم نے پراپرٹی ڈیلر کو مکان کرایہ پر لینے سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ہمارا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے آپ جس کا مکان بھی کرایہ پر ہمیں لے کر دیں اسے پہلے بتا دیں۔ جس پر پراپرٹی ڈیلر نے جواب دیا کہ ہمیں تو مکان کرایہ پر دینے والے خود کہتے ہیں کہ ہمارا مکان کسی احمدی فیملی کو کرایہ پر دلوائیں اس لئے کہ احمدی لوگ وعدے کے پکے ہوتے ہیں۔ یہ وقت پر کرایہ ادا کرتے ہیں اور جب کہو حسب وعدہ مکان بغیر کسی حیل وحجت کے خالی کر دیتے ہیں۔

Hm
4360

مکرم قیصر محمود صاحب

بے شمار خوبیوں کے مالک۔ وکیل التعلیم تحریک جدید

چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب

خاکسار کو محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید کے ساتھ پانچ سال کام کرنے کی توفیق ملی۔ ان پانچ سالوں میں مجھے محترم چوہدری صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ محترم چوہدری صاحب کی ذات کے بہت سے نمایاں پہلو تھے خاکسار کے لئے مشکل ہے وہ سارے بیان کر سکے۔ تاہم چند ایک کے بارہ میں کچھ تحریر کرنے کی جسارت کررہا ہوں۔

خلافت کا احترام اور اطاعت

آپ کا خلافت سے بے حد پیار، محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ آپ ہمیں اکثر کہا کرتے تھے کہ جب بھی خلیفہ وقت کسی معاملہ کے بارہ میں رپورٹ طلب کریں تو پوری دیانت داری کے ساتھ اور جتنی جلدی ہوسکے وہ رپورٹ خلیفۃ المسیح کو بھجوانی چاہئے اس میں دیر نہیں کرنی چاہئے اور اس کا عملی اظہار ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ہوا اور دفتری اوقات کے بعد بھی خود بیٹھ کر رپورٹ وغیرہ تیار کرواتے۔ پھر جب کبھی ہم سے حضور انور کیلئے کوئی فیکس ٹائپ کرواتے تو چوہدری صاحب اس بات کا بھی خیال رکھتے کہ فونٹ سائز باریک نہ ہو۔ پھر یہ بھی ہدایت ہوتی تھی کہ فیکس کے دائیں جانب مناسب جگہ چھوڑی جائے اگر حضور نے کوئی ہدایت وغیرہ لکھنی ہو تو سائیڈ پر مناسب جگہ موجود ہو۔ مجھے یاد ہے کہ ایک بار محترم چوہدری صاحب نے حضور انور کی خدمت میں ایک فیکس کی جس کا اوپر والا حصہ P.S لندن فیکس ہوگیا لیکن نیچے سے کچھ فیکس کٹ گئی۔ جس پر لندن سے وہ فیکس واپس آئی کہ معلوم کیا جائے کہ یہ کس دفتر کی فیکس ہے معلوم ہونے پر کہ یہ فیکس وکالت تعلیم کی ہے دوبارہ فیکس کی گئی۔ اس کے بعد چوہدری صاحب ہمیشہ جب کبھی حضور ایدہ اللہ کو فیکس تحریر کرتے تو نیچے نام تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ دائیں جانب سب سے اوپر بھی اپنا نام تحریر کرتے تاکہ اگر فیکس کسی Technical Fault کی وجہ سے ادھوری چلی بھی جائے تو معلوم ہوسکے کہ فیکس کس نے کی ہے۔ زیادہ تر اپنی دعائیہ فیکس اپنے ہاتھ سے نہایت سنوار سنوار کر تحریر کرتے اور اگر دفتری فیکس ٹائپ بھی ہوئی ہوتی تو نیچے اپنے ہاتھ سے ''خاکسار، حضور کا ادنیٰ خادم'' تحریر کرتے۔

وکالت تعلیم میں موجود تمام مربیان اور کارکنان کو خلافت کے ساتھ وابستگی اور اس کو مزید بڑھانے کیلئے دفتر میں ہونے والی علمی کلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وہ تقاریر جو اختلافات سلسلہ کے بارہ میں تھی وہ پڑھواتے اور فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو جو لوگ خلافت کے سامنے کھڑے ہوئے یا خلافت سے تعلق توڑا ان کا کیا انجام ہوا۔ اکثر خلفاء سلسلہ کے ساتھ اپنے ذاتی واقعات سنایا کرتے اور اس پر بہت ناز کیا کرتے۔

نیکی کی ترغیب دلانا

چوہدری صاحب کے اوصاف میں ایک وصف یہ بھی تھا کہ آپ دوسروں کو نیکی کی ترغیب دلاتے رہتے تھے۔ کارکنان کا جائزہ لیا کرتے کہ وہ نماز باجماعت کے پابند ہیں یا نہیں اگر کسی کے بارہ میں پتہ چلتا کہ وہ سستی کرتا ہے تو اسے توجہ دلاتے۔ مربیان کو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ آپ پر نماز باجماعت کی پابندی کے ساتھ ساتھ تہجد پڑھنا بھی لازم ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایک مربی سلسلہ کو تہجد پڑھنا لازم قرار دیتے تھے۔ چنانچہ جب میں یہ مضمون لکھ رہا تھا تو مجھے اس سلسلہ میں ایک حوالہ بھی مل گیا۔

(دیکھیں: انوار العلوم جلد نمبر 5 صفحہ 587)

مجھے یاد ہے کہ وفات سے کچھ عرصہ قبل دفتر میں ہونے والی علمی کلاس میں ایک دن محترم چوہدری صاحب نے بڑے جلال سے نماز باجماعت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر آج آپ نماز باجماعت نہیں پڑھیں گے تو آپ کی اولادیں برباد ہوجائیں گی وغیرہ۔ ایک مرتبہ جب آپ کو پتہ چلا کہ دفتر کا ایک کارکن بغیر کسی عذر کے روزے نہیں رکھ رہا تو آپ نے اس سے کہا اگر تم نے روزے نہیں رکھنے تو دفتر آنے کی بھی ضرورت نہیں۔ آپ خود بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتے تھے۔ لیکن رمضان میں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور پھر رات بیت المبارک میں نماز تراویح کے ذریعہ قرآن کریم کو یاد کرتے تھے۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق رمضان میں بہت صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے۔

علم سے پیار

محترم چوہدری صاحب میں علم حاصل کرنے کی ہر وقت خواہش ہوتی۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت زیادہ دینی اور دنیاوی علم رکھتے تھے لیکن میں نے اکثر نوٹ کیا کہ جیسے آپ کو ہر وقت مزید علم حاصل کرنے کی پیاس ہے۔ اگر کبھی کوئی چٹھی وغیرہ لکھتے وقت چھوٹا سے چھوٹا لفظ بھی ایسا آتا جس کے متعلق کوئی شبہ ہوتا تو لغت اور ڈکشنری کھول کر اس کو confirm کرتے اور پھر استعمال کرتے اور کبھی تو ایک لفظ کو چیک کرنے کے لئے دو تین لغات کی مدد لیتے۔ چوہدری صاحب کی اس عادت سے خاکسار کو بہت فائدہ حاصل ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک بار جامعہ یو۔ کے کے دو طالب علم آپ کو ملنے آئے تو انہیں دیگر نصائح کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا کہ اگر آپ کبھی جوتوں کو پالش نہیں کرسکے تو انہیں کپڑے سے کس طرح صاف کیا جاتا ہے اور ان میں کس طرح چمک پیدا کرتے ہیں اور کپڑا منگوا کر عملی طور پر انہیں کرکے دکھایا۔ نماز کے بارہ میں اکثر ہمیں بتایا کرتے کہ فلاں رکن اس طرح ادا کرنا چاہئے اور اس طرح سنت ہے۔ اکثر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تفسیر کبیر کی پہلی جلد میں جہاں نماز پڑھنے کا طریق بتایا ہے وہاں سے پڑھ کر سناتے کہ اس طرح نماز ادا کرنی چاہئے۔

آپ کی ہمیشہ یہ کوشش بھی ہوتی تھی کہ ان کے ساتھ کام کرنے والے کارکنان کا علمی معیار بلند ہو۔ جب میری وکالت علیا سے وکالت تعلیم میں ٹرانسفر ہوئی تو میری تعلیم بی اے تھی۔ محترم چوہدری صاحب کی شفقت تھی کہ انہوں نے مجھے ہمت دلائی اور میں ایم اے کرنے میں کامیاب ہوا۔ بلکہ بعد میں بھی مجھے تحریک کرتے رہے کہ کسی اور مضمون میں ایم اے کرلوں۔ خاکسار جب کبھی خدام الاحمدیہ کی علمی ریلی میں پوزیشن حاصل کرتا تو نہایت دلچسپی لے کر پوچھتے کہ کس کس مقابلہ میں حصہ لیا تھا، نصاب کیا تھا اور کونسی پوزیشنز حاصل کیں۔ کارکنان بتاتے ہیں خاکسار کے وکالت تعلیم میں آنے سے پہلے چوہدری صاحب ہماری قرآن کریم کی خود کلاس لیا کرتے تھے اور ٹھیک طرح قرآن کریم پڑھنا سکھاتے تھے۔ اس کے بعد جب چوہدری صاحب آخری مرتبہ دورہ بنگلہ دیش سے واپس آئے اور ہم آپ کا حال پتہ کرنے گھر گئے تو ایک مربی صاحب کو باقاعدہ ہم کارکنان کی صبح کے وقت قرآن کریم اور حدیث کی کلاس لینے کی ہدایت فرمائی کچھ عرصہ بعد کارکنان کے ساتھ ساتھ دفتر میں موجود مربیان بھی کلاس میں شامل ہوگئے اور جب آپ کی طبیعت اچھی ہوئی تو آپ خود بھی باقاعدگی کے ساتھ وفات تک (تقریباً ڈیڑھ سال) باقاعدگی کے ساتھ اس کلاس میں شامل ہوتے رہے۔ اس کلاس میں قرآن کریم کا ترجمہ از تفسیر صغیر اور ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع شارٹ کمنٹری از حضرت ملک غلام فرید صاحب، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود اور کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ ساتھ ہم کارکنان کو عربی اور فارسی کے ابتدائی قواعد بھی سکھانے کا انتظام ہوتا۔ اس کلاس میں چوہدری صاحب نے ہمیں کئی احادیث بھی زبانی یاد کروائیں خاص طور پر چہل احادیث کی۔ پھر کئی دعائیں یاد کروائیں جن میں سے گھر سے نکلنے کی دعا پڑھنے کی تلقین کیا کرتے۔ وہ دعا اس طرح ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ ......

اے میرے اللہ! میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اسی طرح گمراہ کئے جانے سے بھی۔ پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے۔

پھر آپ نے ہمیں یہ دعا بھی سکھائی اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دعا بہت پڑھنی چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ ......

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، اور ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

یہ آپ کا علم سے پیار تھا کہ آپ نے ایک بہت بڑا ذخیرہ کتب کا اکٹھا کیا ہوا تھا۔ آپ نے گھر میں ایک بڑی لائبریری بنا رکھی تھی جس میں ہر قسم کی دینی اور دنیاوی کتب تھیں۔

محنت کی عادت

محترم چوہدری صاحب نہایت محنتی شخص تھے۔ ہر ایک چٹھی کو ڈرافٹ کرنے کیلئے بہت محنت کرتے اور اس میں بار بار اصلاح کرکے اسے مزید خوبصورت سے خوبصورت بناتے اور مضمون کو واضح کیا کرتے۔ باوجود اتنی عمر ہونے کے بہت محنت کرتے تھے لیکن پھر بھی اکثر اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ اب اس طرح محنت نہیں ہوتی جس طرح جوانی میں کرتے تھے۔ کئی مرتبہ ربوہ کے ابتدائی دنوں کے واقعات سنایا کرتے تھے جب آپ کی رہائش چنیوٹ میں تھی تو آپ صبح سویرے اٹھ کر نا صرف گھر کے کام کیا کرتے بلکہ سائیکل پر چنیوٹ سے دفتر آیا کرتے اور پھر دوپہر کو واپسی ہوتی۔ شام کو پھر چنیوٹ سے ربوہ سائیکل پر آتے اور فٹ بال کی گیم کیا کرتے اور شام کو واپسی چنیوٹ ہوتی یعنی سارا دن دفتر کے کاموں کے ساتھ ساتھ گھر کے کام بھی سرانجام دیا

کرتے تھے۔

وفات سے دو دن پہلے (14 مارچ) جمعرات کو ساری دفتر کی ڈاک چیک کر کے گھر تشریف لے گئے۔ مربیان/ کارکنان کے گندم فارم تھے وہ ساتھ لے گئے کہ یہ گھر جا کر دستخط کرلوں گا۔ آپ نے 20 مارچ کو جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) میں جلسہ یوم مسیح موعود میں 'حضرت مسیح موعود کا مقام' کے موضوع پر تقریر کرنا تھی۔ باوجود اس کے کہ میں نے اس تقریر کے لئے انہیں کچھ مواد نکال کر بھی دیا تھا لیکن جمعرات کو مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم کس کتاب کا بتا رہے تھے جس میں اس موضوع پر مواد ہے۔ میرے بتانے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب ''حقیقۃ النبوۃ'' اپنے ساتھ گھر لے گئے اور جمعہ والے دن بھی جس دن آپ کی طبیعت خراب ہوئی صبح کے وقت کافی محنت سے تقریر تیار کرتے رہے۔ فرمایا کرتے کے میرے والد حضرت صوفی غلام محمد صاحب کو تادم آخر خدمت کی توفیق ملی اور اپنے لئے بھی یہی دعا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی۔

مجلس مشاورت کے لئے بہت محنت کر کے تیاری کیا کرتے۔ گزشتہ پانچ سالوں کی تجاویز، سفارشات اور حضور کی منظوریاں نکلواتے اور ان کا مطالعہ کر کے مجلس مشاورت میں شامل ہوتے تھے۔ آپ کے پاس ایک کاپی ہوتی تھی جس میں مجلس مشاورت کی تمام کارروائی نوٹ کیا کرتے تھے اور بتایا کرتے تھے کہ دوران مشاورت اس کاپی کا بہت فائدہ ہوتا ہے۔

آپ کی لندن میں 1985 یا 1986ء میں اوپن ہارٹ سرجری ہوئی۔ اینجو پلاسٹی ہوئی۔ ہرنیہ کا آپریشن ہوا۔ بیرون ملک دورہ جات میں دو مرتبہ شدید بیمار ہوئے۔ ایک بار ایک حادثہ میں آپ کا کولہا بھی فریکچر ہوا لیکن چوہدری صاحب نے ان تمام بیماریوں کا نہایت جوانمردی اور ہمت سے مقابلہ کیا۔ بلکہ جس دن آپ کی وفات ہوئی ہے اس دن بھی آپ سے جو بھی ملنے آتا اسے ہاتھ کے اشاروں سے بتاتے کہ وہ بالکل ٹھیک ہیں آخر دم تک آپ کے چہرہ پر کوئی مایوسی نہ تھی۔ وفات سے چند گھنٹے پہلے اپنے بیٹے کو لکھ کر دیا کہ بڑے بیٹے کو کینیڈا اطلاع نہ کرنا میں بالکل ٹھیک ہوں۔ گزشتہ پانچ سالوں میں وفات سے چند ماہ پہلے کے علاوہ میں نے کبھی چوہدری صاحب کو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ بہت ہمت اور حوصلے والے تھے۔

صفائی اور نفاست

چوہدری صاحب ہمیشہ اپنے لباس کا بہت خیال کیا کرتے تھے اور نہایت عمدہ اور صاف ستھرا لباس پہنا کرتے تھے۔ خوبصورت اور عمدہ لباس پہننے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کیا کرتے تھے کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ ایک واقف زندگی پر اللہ تعالیٰ کے کتنے انعامات ہوتے ہیں۔ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ کوشش کریں کہ نماز کے لئے صاف ستھرا لباس ہو۔ جس لباس میں رات کو سوتے ہیں وہ پہن کر فجر کی نماز پر نہیں جانا چاہئے بلکہ نماز کے لئے الگ سے لباس ہونا چاہئے۔

اپنے ماتحت کام کرنے والوں اور مربیان کو بھی اس بات کی تلقین کیا کرتے تھے کہ اپنی ظاہری صفائی اور خوبصورتی کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ کپڑے اچھے استری ہوئے ہوں۔ جوتا اچھی طرح پالش ہوا ہو۔ داڑھی کو اچھی طرح تراشا اور خط بنایا ہوا ہو وغیرہ۔ شکل سے انسان ہشاش بشاش اور active نظر آئے۔ اپنی وفات سے پہلے جب آخری مرتبہ دفتر سے واپس گھر جا رہے تھے تو خاکسار اور ایک مربی صاحب کو یہی نصیحت فرماتے رہے کہ ظاہری حلیہ پر بھی انسان کو توجہ کرنی چاہئے۔ چیز ہمیشہ اچھی، پائیدار خریدتے تھے اور چیز کو خریدنے کیلئے کافی تگ و دو کرتے تھے کوشش کیا کرتے تھے کہ چیز بھی عمدہ ملے اور قیمت بھی مناسب ہو۔

کمال کا حافظہ

چوہدری صاحب کو خدا تعالیٰ نے کمال کا حافظہ دیا تھا۔ کسی ڈرافٹ یا چٹھی میں انہوں نے کسی لفظ کا اضافہ کیا ہوتا تو کافی عرصہ گزر جانے کے بعد بھی انہوں یاد ہوتا تھا کہ میں نے چٹھی میں یہ لفظ لکھا تھا۔ حضور انور کے ارشادات من وعن یاد کئے ہوتے تھے جب بھی کہیں ضرورت ہوتی تو زبانی بتا دیا کرتے تھے کہ اس طرح حضور کا ارشاد ہے اور جب فائل میں سے چیک کیا جاتا تو بالکل وہی الفاظ ہوتے جو چوہدری صاحب کے ذہن میں ہوتے۔ حافظہ کو تیز کرنے کا یہ نسخہ بھی بتایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کا قصیدہ ''یا عین فیض اللہ......'' یاد کرنا چاہئے۔ اپنے بچوں کو بھی اس پر عمل کروایا اور اس کیلئے آپ نے ایک بڑے چارٹ پر پورا قصیدہ لکھوا کر گھر میں نمایاں جگہ میں لگوایا تھا۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ فلیکس پر پورا قصیدہ پرنٹ کروا کر دفتر میں کسی مناسب جگہ پر لگا لیا جائے تا کہ دفتر کے کارکنان یاد کرلیں۔

وقف زندگی

وقف زندگی کے بارہ میں بہت زیادہ بات کرتے تھے۔ بیان کیا کرتے تھے کہ ایک واقف زندگی پر خدا تعالیٰ کے کس قدر انعامات ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی کے بے شمار ایسے واقعات سناتے جس سے پتہ چلتا کہ ایک واقف زندگی کے ساتھ خدا تعالیٰ کا کیا سلوک ہوتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا اصل ٹائٹل واقف زندگی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وہ رؤیا جو حضور نے اپنے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے کہ حضور نے خاکسار کے بارہ میں یہ نہیں فرمایا کہ وکیل المال ثانی ہیں بلکہ واقف زندگی فرمایا ہے۔ فرماتے تھے کہ یہ عہدے وغیرہ تو تبدیل ہوتے رہتے ہیں لیکن اصل پہچان ہماری بطور واقف زندگی ہی ہے۔ اپنے نام کے ساتھ واقف زندگی ضرور لکھتے اور کہا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے تھے کہ اپنے نام کے ساتھ واقف زندگی لکھا کریں تا کہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ ایک واقف زندگی پر اللہ تعالیٰ کے کتنے فضل ہیں۔

کارکنان کے ساتھ سلوک

وہ شخص جس کو چوہدری صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع نہیں ملا وہ انہیں ان کے دفتر میں ڈسپلن کے قائم رکھنے کی وجہ سے سخت طبیعت کا سمجھتا ہوگا لیکن نہ صرف خاکسار بلکہ ان کے ساتھ کام کرنے والے سب کارکنان یہ جانتے ہیں بیشک وہ دفتر کے ڈسپلن کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے لیکن اس کے ساتھ ان کا کارکنان کے ساتھ ایک دوستانہ ماحول بھی ہوتا تھا۔ روزانہ دفتر میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں سلام کرتے اور پھر کھڑے ہو کر سارے دفتر کا جائزہ لیتے اور کسی نہ کسی کارکن سے کوئی نہ کوئی ہنسی مذاق بھی کرتے۔ اگر کسی کارکن کی غفلت اور سستی پر ڈانٹ بھی دیتے تو اس دن دفتری ٹائم ختم ہونے سے پہلے پہلے کسی نہ کسی بہانے سے اس کی لازمی طور پر دلجوئی کیا کرتے۔ آپ کی وفات پر خاکسار نے کئی کارکنان کو اس طرح زار وقطار روتے دیکھا جیسے ان کا کوئی بہت ہی قریبی وفات پا گیا ہے لیکن حقیقت یہی تھی کہ آپ واقعی اپنے کارکنان کے بہت قریبی تھے۔

خاکسار اکثر چھٹی کے وقت ان کے ساتھ جب ان کے گھر تک جو دفتر سے چند قدموں پر تھا ساتھ جاتا تو ہمیشہ شکریہ ادا کرتے اور جزاکم اللہ احسن الجزاء کی دعا دیا کرتے۔ دفتر میں بھی جب کوئی کارکن اُن کا خواہ چھوٹے سے چھوٹا کام ہی کرتا تو شکریہ ضرور ادا کرتے اور دعا دیتے۔

عید کے موقع پر سفید پوش لوگوں، اپنے پرانے دوستوں، جاننے والوں اور کارکنان کو راشن پیک بنا کر تحفۃً بھجوایا کرتے۔ پھر ہر عید پر ہم کارکنان کو عیدی بھی دیا کرتے۔ عیدالاضحیہ پر اپنے دوستوں اور کارکنان کے گھروں میں گوشت بھجواتے۔ باقاعدہ ان کاموں کے لئے فہرست بنواتے تا کہ کوئی رہ نہ جائے۔

دوسروں کی حوصلہ افزائی

کسی شخص میں کوئی چھوٹی سے چھوٹی بھی خوبی ہوتی تو اس کا برملا اظہار فرماتے تھے۔ باوجود اس کے کہ چوہدری صاحب خود بہت اچھی تحریر لکھنے کا ملکہ رکھتے تھے لیکن ہمیشہ مجھے مضمون نویسی کے مقابلہ میں پوزیشنز لینے کے حوالے سے برملا لوگوں کے سامنے تعریف کرتے بلکہ کئی بار ایسا بھی ہوا جس سے ان کا بڑا پن ظاہر ہوتا ہے کہ کسی چٹھی کا مضمون وغیرہ تیار کرتے تو خاکسار کو دکھاتے کہ اسے دیکھ لو کہ ٹھیک ہے اور اگر خاکسار کوئی رائے دیتا تو اکثر قبول بھی کرتے اور اس میں تبدیلی بھی کر دیتے۔

خوش مزاجی

محترم چوہدری صاحب ایک خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ جب بھی کوئی بات سمجھاتے تو اس کے ساتھ کوئی مزاحیہ بات یا لطیفہ سنا دیا کرتے۔ کوئی بھی واقعہ یا بات بیان کرنے کا انداز آپ کا بہت عمدہ اور منفرد تھا۔ کئی بار جب بیرون ملک جانے والے مربیان کو الوداعیہ پارٹی دی جاتی تو چوہدری صاحب نہ صرف خود لطائف سناتے بلکہ وہاں موجود کارکنان اور مربیان کو بھی کہتے کہ کوئی نہ کوئی لطیفہ سنائیں بلکہ ایک مرتبہ تو آپ نے یہ شرط لگا دی کہ پارٹی کے بعد سب کو اس وقت چھٹی ملے گی جب ہر شخص کوئی نہ کوئی لطیفہ سنائے گا۔

اس بذلہ سنجی کے ساتھ ساتھ آپ ایک علمی شخصیت تھے۔ دینی اور جماعتی کتب کا مطالعہ آپ کے روزمرہ کے کاموں میں سرفہرست تھا۔ وقت کے پابند، قواعد وضوابط پر عمل کرنے والے اور بااصول شخصیت کے مالک تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ محترم چوہدری صاحب کو اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے بچوں کو آپ کی نیک سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 3۔ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے پانچ اوقات

دفعہ فوجداری یا دیوانی میں نالش ہوئی ہے۔ اب بعد مطالعہ وارنٹ اس کی حالت میں گویا نصف النہار کے بعد زوال شروع ہوا، کیونکہ وارنٹ یا سمن تک تو اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ اب خیال پیدا ہوا کہ خدا جانے ادھر وکیل ہو یا کیا ہو؟ اس قسم کے ترددات اور تفکرات سے جو زوال پیدا ہوتا ہے یہ وہی حالت دلوک ہے اور یہ پہلی حالت ہے جو نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کی عکسی حالت نماز ظہر ہے۔ اب دوسری حالت اس پر وہ آتی ہے جبکہ وہ کمرہ عدالت میں کھڑا ہے۔ فریق مخالف اور عدالت کی طرف سے سوالات جرح ہو رہے ہیں اور وہ ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ یہ وہ حالت اور وقت ہے جو نماز عصر کا نمونہ ہے، کیونکہ عصر گھوٹنے اور نچوڑنے کو کہتے ہیں۔ جب حالت اور بھی نازک ہو جاتی ہے اور فرد قرارداد جرم لگ جاتی ہے، تو یاس اور ناامیدی بڑھتی ہے۔ کیونکہ اب خیال ہوتا ہے کہ سزا مل جاوے گی یہ وہ وقت ہے جو مغرب کی نماز کا عکس ہے۔ پھر جب حکم سنایا گیا اور کنسٹیبل یا کورٹ انسپکٹر کے حوالہ کیا گیا تو وہ روحانی طور پر نماز عشاء کی عکسی تصویر ہے۔ یہاں تک کہ نماز کی صبح صادق ظاہر ہوئی۔ اور ان مع العسر یسرًا (الانشراح:7) کی حالت کا وقت آ گیا تو روحانی نماز فجر کا وقت آ گیا اور فجر کی نماز اس کی عکسی تصویر ہے۔

(انفاخ قدسیہ، صفحہ 148-149)

اللہ تعالیٰ ہمیں پنجوقتہ باجماعت کا عادی بنائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ماسٹر برکت علی صاحب سیکرٹری اشاعت گلشن پارک مغل پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی مشاء ضیاء عمر 8 سال بنت مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلشن پارک مغل پورہ لاہور اور مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ نے قرآن کریم کا پہلا دور 2 سال کی مدت میں مکمل کر لیا ہے۔ اسے قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی پھوپھو مکرمہ امۃ المتین نبیلہ صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ مورخہ یکم جنوری 2014ء کو بعد از نماز عشاء گھر پر تقریب آمین کے موقع پر مکرم منیر احمد کریم صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے۔ بعدہٗ مکرم چودھری ناصر احمد صاحب صدر محلہ گلشن پارک نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم سعید احمد قریشی صاحب مرحوم درویش قادیان کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم شریف احمد ڈیرھوی صاحب انسپکٹر وقف جدید مال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم کاشف احمد شہزاد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا ابن مکرم بشارت احمد صاحب ڈیرھوی گلشن جامی کراچی کی تقریب شادی مورخہ 23 نومبر 2013ء کو گوندل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں ہوئی۔ اس موقعہ پر دعا مکرم حکیم مولوی نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ اگلے دن دعوت ولیمہ ہوئی۔ اس نکاح کا اعلان مورخہ 24 جون 2012ء کو مکرمہ صبا ناصر صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب آسی مرحوم آف جبہ پور گوجرہ حال ربوہ کے ساتھ مکرم مولوی حکیم نذیر احمد ریحان صاحب نے مبلغ دس ہزار آسٹریلین ڈالرز حق مہر پر کیا تھا۔ دلہا مکرم ماہی بخش صاحب مرحوم دیڑھ چک نمبر 29 ضلع ننکانہ صاحب کا پوتا، حضرت میاں پیر محمد صاحب پیر کوٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بہت ہی بابرکت کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ ملک منور احمد احسان صاحب مربی سلسلہ واستاد مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم ملک مبارک احمد صاحب ولد مکرم ملک محمد دین صاحب مرحوم محمود آباد جہلم ان دنوں گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے شدید علیل ہیں ہفتہ میں دوبارہ اسلام آباد الشفاء ہسپتال میں ڈائیلیسز ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بڑی بہن کا 21 جنوری 2014ء کو بڑا آپریشن متوقع ہے۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و رحم سے مکمل شفاء دے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے صحت مند زندگی دے۔ آمین

مکرم ہومیو ڈاکٹر لئیق احمد صاحب طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ممانی محترمہ شہناز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم اللہ رفیق صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین گزشتہ چند دن سے عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں برین ٹیومر کا آپریشن ہونے کے بعد داخل ہیں ابھی تک ہوش نہیں آئی۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم لئیق احمد صاحب کارکن نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عتیق احمد عمر 8 سال کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت و سلامتی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

محترمہ متین اختر صاحبہ شہداد پور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم مبارز احمد صاحب ابن مکرم سمیع اللہ صاحب شہید کے نکاح کا اعلان مکرمہ تہمینہ شاہد صاحبہ ولد مکرم شاہد جاوید عظیم صاحب لاہور کے ساتھ مورخہ 4 اکتوبر 2013ء کو لاہور میں مکرم نصیر الدین احمد صاحب نے کیا۔ رخصتی بھی اسی دن ہوئی۔

اسی طرح میری بیٹی مکرمہ میمونہ سمیع صاحبہ بنت مکرم سمیع اللہ صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم اظہر نصیر صاحب ولد مکرم نصیر احمد صاحب کے ساتھ مورخہ 27 ستمبر 2013ء کو خان پور میں مکرم سرفراز احمد صاحب نے کیا۔ مورخہ 5 اکتوبر کو فیصل آباد سے رخصتی ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں رشتوں کو اپنے فضل سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سعید احمد بدر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے میرے بڑے بیٹے مکرم عرفان سعید بدر صاحب کو 12 دسمبر 2013ء تیسری بیٹی عطا فرمائی ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عاتکہ منور عرفان عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب آف سرگودھا کی نواسی ہے۔ نومولودہ کے باعمر، خادمہ دین، نیک، صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

مکرم رانا مبشر احمد صاحب مغل پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ شاہین تبسم صاحبہ بنت مکرم رانا داؤد احمد صاحب مغل پورہ لاہور مورخہ 8 جنوری 2014ء کو وفات پا گئیں۔ اسی روز مکرم حفیظ فیضی صاحب نے ہانڈو گجر میں نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔

اسی طرح میرے والد مکرم رانا داؤد احمد صاحب مورخہ 13 ستمبر 2013ء کو کینیڈا میں وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم محمد افضل زاہد صاحب معلم سلسلہ نے ہانڈو گجر میں پڑھائی۔ ہانڈو گجر میں ہی تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔

باجی اور والد صاحب کی وفات پر بہت سارے احباب نے تعزیت کے علاوہ ہمارے ساتھ بہت زیادہ تعاون بھی فرمایا۔ ہم سب ان سب کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہت اجر عطا فرمائے۔ آمین

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

مقابلہ تخلیقی تحریر

مجلس مشاورت 2013ء کی تجویز نمبر 2 بابت اردو زبان کے فروغ کے تحت شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مقابلہ تخلیقی تحریر کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس مقابلہ میں اول دوم سوم آنے والی تحریرات کے مصنفین کو انعام دیا جائے گا۔ خدام سے گزارش ہے کہ اپنی تحریرات 31 جنوری 2014ء تک مرکز بھجوا دیں۔ یا ای میل Shobataleem@gmail.com۔ کر دیں۔

قواعد

☆ کہانی، روداد یا انشائیہ 31 جنوری 2014ء تک مرکز پہنچ جائے۔

☆ تحریر کم از کم 2 سے 4 صفحات پر مشتمل ہونی چاہئے۔

☆ ہر تحریر مصنف کی اپنی تخلیق ہونی چاہئے۔ کسی جگہ سے نقل شدہ نہ ہو۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مکرم صدر صاحب جماعت فن لینڈ

تحریک جدید ویک اینڈ

اور ہفتہ وقفِ جدید

(جماعت احمدیہ فن لینڈ)

جماعت احمدیہ فن لینڈ کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 18 تا 20/ اکتوبر 2013ء تحریک جدید ویک اینڈ اور مورخہ 13 تا 19 دسمبر 2013ء ہفتہ وقف جدید ویک منانے کی توفیق ملی۔ اس دوران احباب جماعت کی توجہ اُن کے بقایاجات ادا کرنے کی طرف دلائی گئی۔ تمام بقایادار سے بذریعہ ای میل اور ٹیلیفون رابطہ کیا گیا، اور اُن کو اُن کے بقایاجات سے آگاہ کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید کے کل وعدہ جات کی 76.5 فیصد اور تحریک جدید کے کل وعدہ جات کی 89.5 فیصد وصولی کی گئی۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کی توفیق دے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے کے پروگرام

27 جنوری 2014ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:35 am	رفقائے احمد
2:05 am	آسٹریلیا کی تاریخ
2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء
4:00 am	سوال وجواب
5:20 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:05 am	رفقائے احمد
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	الترتیل
12:10 pm	حضور انور کا دورہ سکنڈے نیویا
12:30 pm	آداب زندگی
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
1:55 pm	فرنچ پروگرام 8/ اگست 1997ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 نومبر 2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:10 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
4:55 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اپریل 2008ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
8:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ سکنڈے نیویا
11:45 pm	شمائل نبویؐ

28 جنوری 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اپریل 2008ء
3:55 am	تقاریر جلسہ سالانہ
4:25 am	آداب زندگی
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	الترتیل
6:30 am	حضور انور کا دورہ سکنڈے نیویا
7:00 am	کڈز ٹائم
7:35 am	سیرت حضرت مسیح موعود
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اپریل 2008ء
8:55 am	آداب زندگی
9:45 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 23 جولائی 2011ء
1:00 pm	آسٹریلین سروس
1:40 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	ظل اور بروز کی حقیقت
9:40 pm	سیمینار سیرت النبی ﷺ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے

(بقیہ از صفحہ 1 ارسلان سرور صاحب)

لیٹ گئے جس پر حملہ آور کچھ آگے آ کر واپس مڑ گیا اور گاڑی میں بیٹھ کر یہ لوگ بھاگ گئے۔

دوستوں نے ان کے گھر والوں کو جگایا اور فوری ہولی فیملی ہسپتال لے گئے، ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ چونکہ گولی نے دماغ کو زخمی کر دیا ہے اس لیے بچنا مشکل ہے۔تاہم فوری طور پر انہیں خون لگایا گیا اور علاج کیا گیا، لیکن عزیزم ارسلان جانبر نہ ہو سکے اور تقریباً تین گھنٹے زیر علاج رہنے کے بعد وفات پا گئے۔جس گلی میں یہ رہائش پذیر ہیں اُس گلی کے تمام غیر از جماعت احباب ان کے گھر تعزیت کیلئے آئے اور ان کا آپس میں بہت اچھا تعلق ہے۔مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے، انہوں نے چودہ سال کی عمر میں وصیت کی تھی۔اس وقت مجلس خدام الاحمدیہ سیٹلائیٹ ٹاؤن شمالی میں بطور سائق خدمت کی توفیق پا رہے تھے اس سے قبل اطفال الاحمدیہ سیٹلائیٹ ٹاؤن کی عاملہ میں بھی خدمت کی توفیق پا چکے ہیں۔مرحوم کے دیگر بھائی بھی مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ 14 جنوری کو بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔عام قبرستان میں امانتاً تدفین کے بعد دعا بھی محترم میاں صاحب نے ہی کرائی۔مکرم ارسلان سرور صاحب کے دادا رانا محمد یوسف صاحب کا تعلق چک نمبر 55 گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد سے تھا۔مرحوم کے والد اور دادا نے خلافت ثالثہ میں 1973ء میں بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔جبکہ والدہ پیدائشی احمدی ہیں۔یہ فیملی 1984ء سے راولپنڈی میں رہائش پذیر ہے۔مرحوم کے والد فلور ملز میں سپروائزر ہیں۔مرحوم کی پیدائش راولپنڈی میں ہی ہوئی اور وفات کے وقت مرحوم Fsc پری انجینئرنگ، ماڈل کالج سیکٹر H-9 اسلام آباد میں زیر تعلیم تھے۔مکرم قائد صاحب ضلع راولپنڈی بتاتے ہیں کہ ارسلان سرور مرحوم اور ان کے تمام بھائی خدام الاحمدیہ میں فعال کارکن تھے اور حفاظتی ڈیوٹیوں اور دیگر تنظیمی کاموں میں بڑھ چڑھ کر کام کرنے والے تھے۔

مکرم مربی صاحب ضلع راولپنڈی نے بتایا کہ اکثر ان کے دفتر میں آ کر حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرنا شہید مرحوم کا معمول تھا۔نمازوں میں باقاعدہ تھے اور نمازوں میں سوز وگداز تھا۔ جمعہ باقاعدگی سے ایوان توحید میں پڑھتے اگرچہ پولیس کا پہرہ بھی ہوتا تھا۔اسی طرح چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے شہادت کے وقت ان کی جیب سے چندہ کی ایک رسید اور موبائل نکلا۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 جنوری 2014ء کے خطبہ جمعہ میں شہید ہونے والے اس مخلص نوجوان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں دادا مکرم رانا محمد یوسف صاحب، والد مکرم محمد سرور صاحب (سیکرٹری دعوت الی اللہ حلقہ)، والدہ مکرمہ عشرت پروین صاحبہ کے علاوہ تین بھائی مکرم یاسر احمد صاحب آف جرمنی، مکرم ناصر احمد صاحب آف امریکہ اور مکرم محمد احمد صاحب آف راولپنڈی سوگوار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:34

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

20 جنوری 2014ء

12:25am	جامعہ احمدیہ یوکے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
2:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
3:35 am	سوال وجواب
6:00 am	گلشن وقف نو
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
8:30am	جامعہ احمدیہ یوکے کا سالانہ کانووکیشن 2013ء
10:00 am	لقاء مع العرب
11:55 am	لجنہ اماء اللہ جرمنی اجتماع 17 ستمبر 2011ء
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر 2013ء
4:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2008ء
8:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
9:05 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	لجنہ اماء اللہ جرمنی اجتماع

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 159 رقبہ 5 مرلہ
رابطہ: 0333-9791047

سٹی پبلک سکول دارالصدر جنوبی ربوہ
(کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری ہے)
ادارہ ہذا نے سکول کا نام الصادق اکیڈمی (بوائز ہائی سکول) سے تبدیل کر کے سٹی پبلک سکول رکھ لیا ہے اور نئے نام سے محکمہ تعلیم سے رجسٹر ڈ کروالیا ہے۔
● نئے جوش اور ولولہ سے تدریس کا عمل جاری ہے۔
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
منجانب: پرنسپل سٹی پبلک سکول (ربوہ) 047-6214399

FR-10